فتویٰ نمبر:	53127	سائل:	ناصر گل	مجیب:	ناصر امین
مفتی:	سعید احمد حسن	مفتی:	حسین خلیل	تاریخ:	06-12-2014
کتاب:	الاجارۃ	باب:			

سواریاں دوسری گاڑی والے کو دے کر کمیشن لینا

سوال: ایک ڈرائیور اپنے باری پر اڈے سے گاڑی میں سواریاں بٹھا کر گاڑی اڈے سے باہر نکالتا ہے۔ باہر دوسری گاڑی کھڑی ہوتی ہے جس کی باری نہیں ہوتی۔ وہ اپنی سواریاں اس دوسری گاڑی والے کو حوالہ کر دیتا ہے اور اس کے ڈرائیور سے کمیشن لے کر دوبارہ اڈے میں اپنے نام کا اندراج کرتا ہے اور از سر نو اپنی باری کا انتظار کرتا ہے آگے نکلی ہوئی گاڑیوں کے واپس پہنچنے میں چونکہ دیر ہوتی ہے اس لئے اس کی باری پہلی آتی ہے۔ حالانکہ اگر وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ کر واپس آتا تو اس کی باری بعد میں آتی، جس سے بظاہر اس اڈے سے دوسری نکلنے والی گاڑیوں کو نقصان ہے، کیونکہ ان کی باری میں تاخیر آجاتی ہے۔ از روئے شریعت اس کا کیا حکم ہے اور اس کی فقہی تکییف کیا ہے؟

(سائل: ناصر گل، طالب العلم جامع المرکز الاسلامی، بنوں)

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر کوئی عذر مثلاً گاڑی کا خراب ہونا وغیرہ نہ ہو توسواریوں کی اجازت کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ سواریوں اور ڈرائیور کے درمیان اجارہ کا عقد ہے جو منعقد ہونے کے بعد لازم ہوجاتا ہے اور بغیر عذر کے کسی ایک فریق کو یکطرفہ طور پر ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، البتہ سواری اگر راضی ہو تو سواریوں کا اجارہ پہلی گاڑی کے ڈرائیور کے ساتھ ختم ہو کر دوسری گاڑی کے ڈرائیور سے منعقد ہو جائے گا اور اس صورت میں پہلی گاڑی کے ڈرائیور کا دوسری گاڑی کے ڈرائیور سے کمیشن کے نام پر رقم لینا نزول عن الحق بمال کی رو سے جائز ہے، لیکن اگر ایسا کرنا اڈے کے ضابطے کے خلاف اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کا سبب ہے تو معاہدہ کی خلاف ورزی اور دوسروں کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے ایسا کرنا جائز نہیں، لہذا کمیشن کے نام پر جو رقم لی ہے وہ دوسری گاڑی کے ڈرائیور کو واپس کرنا ضروری ہے۔

في البدائع:

لأن الإجارة عقد لازم ألا ترى أن أحد العاقدين لا ينفرد بالفسخ من غير عذر. (146/6)

في الدر المختار:

وعليه فيفتى بجواز النزول عن الوظائف بمال. (519/4)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم